© rasailojaraid.com

پسِ آئینہ

قمر الحسنین

روشن خیالی..........

پی پی والے بھی شور مچاتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں بلکہ روشن خیال مسلمان ہیں۔ گزشتہ دنوں سپیکر پنجاب اسمبلی اور رنجیت سنگھ کے مدح سرا حنیف رامے صاحب "سپیک" رہے تھے کہ پاکستان روشن خیال مسلمانوں نے بنایا تھا اسکی تعمیر و ترقی بھی روشن خیال مسلمانوں کے ہاتھوں ہی ہو گی۔ مسلم لیگ کے مسلم لیگی بزرجمہر بھی یہی راگ الاپتے نہیں تھکتے اور مسلم لیگی روشن خیالوں کی سُر میں پی پی بھی شامل "واجبہ" بن کے رہ گئی۔ ان کا یہ اقرار و اعتراف کہ پاکستان روشن خیال مسلمانوں نے بنایا تھا مسلم لیگیوں کا پیٹ پُھلانے بلکہ بد ہضمی پیدا کرنے کے لئے کافی بادی غذا ہے۔ برطانیہ و امریکہ نے بھی انہی دونوں جماعتوں کو اپنی پسندیدہ جماعتوں کی فہرست میں آخری درجہ دے رکھا ہے۔ اور تھرڈ ڈویژن پاس ہونے کا ڈپلومہ بھی تھما دیا ہے، کہ پاکستان میں یہی دو جماعتیں روشن خیال مسلمان افراد کا معجون مرکب ہیں یعنی لبرل اور سیکولر ہیں بلکہ لبرل اور سیکولر ہونے میں یہودیوں سے بھی آگے بڑھ گئے ہیں۔ مثلاً لباس، تراش خراش، بود و باش میں بالکل او باش کہ یہود و نصاریٰ بھی بے اختیار ہو کر کہہ اٹھے، شاباش! اور یہ روشن خیال مسلمان ہشاش بشاش، خوش باش کہ زندگی اسی عمل میں پوشیدہ ہے۔ صبح سے شام تلک شیر کی طرح اسلام اسلام کر کے دھاڑا جائے مگر اعمال، اخلاق، معاملات اور عبادات میں ایک دم خُفّاش اور پردۂ اسلام فاش۔ دیکھیئے ان روشن خیال مسلمانوں کو، یہ علی الاعلان کہتے ہیں، ہاں میں شراب پیتا ہوں غریبوں کا خون نہیں پیتا۔ اور ملاحظہ فرمائیے۔ یہ ایک لاکھ بچیس ہزار ایکڑ کے مالک کی بولی ہے۔ جو پورے ملک میں دندناتا پھرتا ہے۔ کوئی اس ظالم سے نہیں پوچھتا جناب آپ کی زمین کے مزارعین بھی آپ جیسی زندگی بسر کرتے ہیں ان کا طرزِ زندگی بھی آپ جیسا ہے ان کا رہن سہن، کھانا پینا، تعلیم، علاج معالجہ سماجی سہولتیں بھی آپ جیسی ہیں، نہیں تو کیوں نہیں؟ آپ نے یہ سہولت انہیں مہیا کی؟ نہیں تو کیوں نہیں؟ حکومت بھی آپ کی، گلی کوچے میں آپ کی سجے سجے ونتی لیکن میری سماجی زنگی کی وہی لمبی کالی رات جو کاٹے نہیں کٹتی آزادی کے ۴۸ برس گزرنے کے بعد بھی میری وہی کم نصیبی۔ علم، ملکیت مکان، علاج معالجہ، سکون، راحت آرام اور سکھوں سے محروم؟

جناب روشن خیال مسلمان صاحب! غریبوں کا خون اور کس طرح پیا جائیگا؟ ایک جاگیردار ظالم، جابر، مستبد، سفاک اور خونخوار جیسے ۱۸۹۴ء میں تھا آج ۱۹۹۴ء میں بھی ویسا ہی درندہ ہے جو بھونکتا ہے، بھنبھوڑتا ہے۔ اور چیر پھاڑ ڈالتا ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جناب غریبوں کا خون آپ بھی تو پیتے ہیں ؟۔
یہ الگ بات ہے کہ آپ ۱۹۹۴ء کے تکنیکی اور سائنسی طریقوں سے خون پیتے ہیں۔ جناب ہماری بہو بیٹیاں بھی آپ اٹھا کر لے جاتے ہیں اور ہمیں اُف کرنے کی اجازت بھی نہیں۔

" نہ تڑپنے کی اجازت ہے نہ فریاد کی ہے "

آپ باغباں نہیں صیاد ہیں آپ امیر شہر نہیں آپ مختار ثقفی جیسے ہیں، آپ قاضی نہیں جلاد ہیں، آپ روشن خیال مسلمان ہیں؟ لعنت ہے اس روشن خیالی پر......!

بقیہ اداریہ

ماہرین کا کہنا ہے کہ ان تازہ معاہدوں کے نتیجہ میں بجلی کی تیاری کی لاگت ۴ روپے فی یونٹ ہو گی جبکہ واپڈا ۸۵ پیسے فی یونٹ بجلی پہلے ہی پیدا کر رہا ہے۔ ہماری حکومت نے کیا فائدہ حاصل کیا؟ کوئلوں کی دلالی میں منہ کالا کیا۔
ماضی کی حکومتوں نے بھی غیر ملکی سرمایہ کاری کے معاہدے کئے مگر موجودہ حکومت نے معاہدے نہیں کئے ملک ہی بیچ دیا ہے........ اللہ پاکستان کی حفاظت فرمائے آمین۔

دعاءِ صحت

مخدوم العلماء اور تحریک تحفظِ ختم نبوت کے سرپرست حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم ان دنوں علیل ہیں اور تمام اسفار منسوخ کر کے خانقاہ سراجیہ میں ہی قیام پزیر ہیں۔ اراکینِ ادارہ ان کی صحت یابی اور درازیٔ عمر کے لئے دعا گو ہیں۔ قارئین سے درخواست ہے کہ حضرت کی مکمل صحت یابی اور سلامتی کے لئے دعا کریں۔ (ادارہ)

بقیہ از صـ۵۸

سیاست و ریاست ہے جسے ہم نے قبول کر رکھا ہے جب تک اس مغربی یہود و نصاریٰ کے وضع کردہ نظامِ جمہوریت کو پائے استحقار سے ٹھکرا کر دینِ اسلام کی پناہ میں نہیں آجاتے ہماری کوئی سی ترقی بھی ناممکن ہے۔
سامعین گوش بر آواز تھے اور ان کی خواہش تھی کہ شاہ جی بولتے رہیں۔ اور وہ سنتے رہیں۔ مگر شاہ جیؒ نے وقت زیادہ ہو جانے کے باعث تقریر ختم کر دی اور باقی باتیں آئندہ کسی صحبت پر اٹھا رکھیں۔

© rasailojaraid.com